یونیورسٹیز کے پروفیسرز، ہائی سکول ٹیچر اور طلباء کی حضور انور سے ملاقات اور سوال و جواب

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ دو یونیورسٹیز کے چھ پروفیسرز، ایک ہائی سکول ٹیچر اور یونیورسٹی کے دس طلباء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ تمام پروفیسرز، ریسرچ سکالرز اور اسلامی علوم کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف سوالات کئے۔

پروفیسرز صاحبان نے عرض کیا کہ ہم یہاں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں اور بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ نے "Aichi Prefecture" کے علاقہ میں اپنی مسجد تعمیر کی ہے۔ اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی کیا خصوصیت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کافی دیر سے مسجد کے لئے زمین کی تلاش میں تھے۔ ہم ناگویا شہر میں جگہ تلاش کررہے تھے تو ہمیں خوش قسمتی سے یہ جگہ مل گئی اور ہم نے خرید لی۔ ہمارا کوئی ایسا سپیشل ایجنڈا نہیں تھا کہ ہم نے اِس مخصوص علاقہ میں ہی جگہ خریدنی ہے۔

❁ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اسلام کی تعلیمات بھلا دی جائیں گی اور ان پر عمل نہیں ہوگا۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کیلئے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نَو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح اور مہدیؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ہی آگے بڑھانا تھا۔ چنانچہ بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھایا۔ آپؑ نے لوگوں کو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم کی تعلیمات کی اشاعت کی اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والی جو غلط تعلیمات رائج ہوگئی تھیں ان کی اصلاح کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان سے ہوا۔ پہلے جماعت ہندوستان میں پھیلی۔ پھر وہاں سے دنیا کے دوسرے ممالک اور برِّ اعظموں میں پہنچی۔ 1913ء میں برطانیہ میں جماعت قائم ہوئی۔ 1921ء میں افریقہ میں قیام ہوا۔ یہاں جاپان میں 1935ء میں ہمارے پہلے مبلغ آئے۔ امریکہ میں 21-1920ء میں جماعت قائم ہوچکی ہے۔ ابھی اس سال ماریشس میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہوئے ہیں۔ وہ اپنے سو سال کی جوبلی منا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح ہم شروع سے ہی انٹرنیشنل سطح پر کام کررہے ہیں اور اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے مشنز اور سینٹرز قائم ہیں۔

❁ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہمارا کام مشنری ورک ہے۔ ہم تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کی عزّت کرو، احترام سے پیش آؤ، بنی نوع انسان کی خدمت کرو، مدد کرو اور دوسروں کے حقوق ادا کرو، ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم تعداد میں بڑھ رہے ہیں۔ ہم افریقہ میں بھی کام کررہے ہیں۔ افریقہ کے غریب علاقوں میں ہم نے ہسپتال قائم کئے ہیں اور سکول بھی کھولے ہیں جہاں ہم بلاتمیز مذہب و ملّت طلباء کو تعلیم دیتے ہیں اور غریب بچوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں۔ میڈیکل اور تعلیم کی سہولتوں کے علاوہ رفاہ عامہ کے اَور کام بھی جاری ہیں۔ اب ہم وہاں پینے کا صاف پانی بھی مہیّا کررہے ہیں اور بعض دوسری ضرورتیں بھی پوری کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دو قسم کے کام کررہے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خدا کے حقوق ادا کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان، دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ہر شخص دوسرے سے محبّت و پیار سے پیش آئے۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے اور ہم عملی طور پر خدمتِ انسانیت کے کام کررہے ہیں۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس بارہ میں حضور کیا فرماتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ حملہ کرنے والے ظالم لوگ ہیں۔ اسلام اس قسم کی بربریّت کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، کسی کی جان لینا ایسا ہی ہے جیسے تمام انسانوں کی جان لینا ہے۔ اسلام کے نام پر جو یہ حملے ہورہے ہیں اور جو یہ قتل و غارت ہو رہا ہے۔ یہ ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔ اب باماکو (Bamako) مالی میں بھی ایسا ہی دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ پانچ نمازیں ایک دن میں ادا کرتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلمان ہیں، ہم ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے مسجد تعمیر کی ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مکّہ حج کی عبادت بجالانے کے لئے جاتے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں اس لئے حج کے لئے نہیں جاسکتے۔ لیکن ہم میں سے جس کو موقع ملتا ہے وہ جاتا ہے اور حج کرتا ہے۔ ہمارے پہلے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ دوسرے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ بہت سے احمدی لوگ حج کرتے ہیں۔ مجھے موقع نہیں ملا۔ جب بھی ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ حج کے لئے جاؤں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جو پانچ نمازیں پڑھتے ہیں ان کے اوقات اس طرح ہیں کہ ایک نماز صبح طلوع آفتاب سے کچھ وقت پہلے ہوتی ہے۔ دوسری دوپہر کو ہوتی ہے۔ ایک دوپہر گزر جانے کے کچھ وقت بعد ہوتی ہے۔ ایک غروب آفتاب کے بعد ہوتی ہے اور جو پانچویں نماز ہے وہ غروب آفتاب کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد رات کو ہوتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا مسلمان سؤر نہیں کھاتے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے سؤر کو حرام قرار دیا ہے اور سؤر کھانے سے منع کیا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ بھوک کی وجہ سے مَر رہے ہیں اور آپ کے پاس کھانے کے لئے اَور کچھ نہیں ہے تو ایسی صورتحال میں زندگی بچانے کے لئے سؤر کا گوشت ایک حد تک کھا سکتے ہو کہ زندگی بچ جائے۔ اسلامی تعلیم اتنی سخت نہیں ہے۔

یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ سے یہ ملاقات پانچ بجے تک جاری رہی۔